

## 49985-واجب روزے کی قضاۓ میں روزہ توڑنے کا حکم

سوال

واجب روزہ کی قضاۓ میں رکھا ہوا روزہ توڑنے کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

جس نے واجب روزے کی قناء میں روزہ رکھا مثلاً رمضان یا قسم کا کفارہ وغیرہ تو اس کے لیے بغیر کسی عذر کے روزہ توڑنا جائز نہیں یعنی مرض یا سفر کی وجہ سے توڑا جاسکتا ہے۔

لہذا اگر اس نے عذر یا بغیر عذر کے روزہ توڑا تو اس پر اس کے بد لے میں بطور قضاۓ روزہ رکھنا واجب ہے، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، اس لیے کہ کفارہ تور مصان میں روزے کی حالت میں جماع کرنے سے واجب ہوتا ہے۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (49750) کے جواب کا مطالعہ کریں

اور اگر بغیر کسی عذر کے روزہ توڑے تو اسے اس حرام فعل کے ارتکاب سے تو بہ کرنی واجب ہے۔

ابن قدامة المقدسي رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جس نے واجب کام کا آغاز کر دیا مثلاً رمضان کی قضاۓ یا نذر یا کفارہ کے روزہ رکھ لیا تو اس سے نکلا جائز نہیں (یعنی توڑنا جائز نہیں) اور الحمد للہ اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اح  
بالاختصار

- ويحصى : المغني لابن قدامة المقدسي (4/412)

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب "المجموع" میں کہتے ہیں :

اگر رمضان کے علاوہ کسی اور روز سے یعنی قناء یا نذر و غیرہ کے روز سے میں جماعت کریا تو اس پر کفارہ نہیں، جسمور علماء کرام کا یہی کہنا ہے، اور قادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: رمضان کی قناء میں رکھے ہوئے روزہ کو فاسد کرنے پر کفارہ واجب ہوگا۔ احادیث جمیع (383/6).

- ويحصى : المغني لابن قدامة المقدسي (4/378).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں ایک بار روزے سے تھی اور یہ روزہ قضاۓ میں رکھا تھا ظہر کی نماز بعد مجھے بھوک محسوس ہوتی تو میں نے جان بوجھ کر لکھا پیا اور بھول کرنیں کھایا اور نہ ہی جاہل تھی، لہذا میرے اس فعل کا حکم کیا ہوگا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

آپ پر واجب ہے کہ روزہ مکمل کریں، جب روزہ فرض تھا تو اس میں روزہ توڑنا جائز نہیں مثلاً رمضان کی قضاۓ یا نذر کے روزے، اور آپ پر اپنے اس فعل سے توبہ بھی واجب ہے، اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اح

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ لابن باز (15/355)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا :

گذشتہ برسوں میں قضاۓ کے روزے رکھنے کے توجان بوجھ کر روزہ توڑ دیا اور بعد میں اس دن کی قضاۓ میں روزہ رکھا مجھے علم نہیں کہ آیا اس کی قضاۓ میں روزہ بھی رکھا جائے گا جیسا میں نے کیا ہے؟ یا پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا ہونگے؟ اور کیا مجھ پر کفارہ بھی لازم ہوگا؟ معلومات سے نواز کر مستقید کریں۔

شیخ زکریاء رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جب کوئی انسان واجب روزہ شروع کر لے مثلاً رمضان کی قضاۓ یا قسم کے کفارہ کا روزہ، یا پھر حج میں محرم کا احرام کی حالت میں سرمنڈانے کے فریہ کے روزے اور اس طرح کے دوسرے واجب روزے، تو بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ توڑنا جائز نہیں۔

اور اسی طرح جو بھی کوئی واجب کام شروع کر دے اس پر اسے مکمل کرنا لازم ہے اور بغیر کسی شرعی عذر کے ختم کرنا جائز نہیں، لہذا یہ عورت جس نے قضاۓ کا روزہ رکھنے کے بعد بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ توڑا اور بعد میں اس دن کی قضاۓ بھی کر لی اس کے بعد اس پر کچھ اور لازم نہیں آتا، اس لیے کہ ایک دن کے پہلے میں ایک دن کی قضاۓ ہوتی ہے۔

لیکن اسے اپنے اس فعل سے توبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنی چاہیے کہ اس نے بغیر کسی عذر کے روزہ توڑا۔ اح

دیکھیں فتاویٰ ابن عثیمین (20/451)۔

واللہ اعلم۔